فون نمبر ۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۰

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بیوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۲۰/۵۵ | ۲۰ وفا ۱۳۴۵ھش | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۲۰ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۶

اخبارِ احمدیہ

۔ مری ہلز ۱۹ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح (بذریعہ فون)
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم ملک صاحب خان نون صاحب کی وفات پر ان کے فرزند مکرم ملک احمد خان نون صاحب کے نام حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے:۔

"آپ کے والدِ محترم کی وفات پر بہت افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے اس عظیم ذاتی صدمہ میں دلی تعزیت قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے نیز آپ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو دین پر پوری مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی سعادت بخشے"

(خلیفۃ المسیح)

۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ رات نیند آگئی۔ البتہ ۳ بجے کے بعد کچھ بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔

۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل امیر مقامی اپنی صاحبزادی محترمہ امۃ المجیب صاحبہ کو جو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جا رہی ہیں سوار کرانے کے لئے آج کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ کی غیر حاضری میں حسب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ محترم سید داؤد احمد صاحب قائمقام امیر مقامی ہوں گے۔ احباب محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی صاحبزادی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

امراء وصدر صاحبان کی توجہ کے لئے

حکومت نے یکم جولائی سے پوسٹ کارڈ کی قیمت میں دو پیسہ کا اضافہ کر دیا ہے یعنی اب کارڈ پر پانچ کی بجائے سات پیسے کے ٹکٹ ہونے چاہئیں اس حکم کو نافذ ہوئے دو ہفتہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض احباب پانچ پیسے کا کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔ جو بیرنگ ہو کر آتے ہیں۔ اور یہاں ان پر چار پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے احباب بھی جواب تک ۵ پیسے کا پوسٹ کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔ صرف دیہات میں رہنے والے دوست ہی نہیں بلکہ شہروں میں رہنے والے اچھے تعلیم یافتہ دوست بھی شامل ہیں۔

اخبار میں پہلے بھی دو دفعہ اعلان ہو چکا ہے مگر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ امراء وصدر صاحبان جملہ احباب جماعت کو اس سے آگاہ فرمائیں کہ وہ پوسٹ کارڈ حوالۂ ڈاک کرنے سے پہلے یہ تسلی کر لیا کریں کہ اس پر سات پیسے کے ٹکٹ لگے ہیں۔

(ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دینی تعلقات اس وقت کمال کو پہنچتے ہیں جب انسان ایک عرصہ تک صحبت میں رہے

آنحضرتؐ کے فیضِ صحبت کا ہی یہ اثر تھا کہ صحابہؓ نے قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا

"دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ، بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔

دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی۔ اس کے تعلقات ہی کمال کو پہونچے ہوئے تھے جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھدیئے وہ شدائد و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دنیا اور اس کی ہر ایک چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔

یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو ہر ایک تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کیلئے راہ نما ہوتا ہے اور ہر مشکل میں بچاتا ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم با ترجمہ نہ آتا ہو

کوشش کرو کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو جائے

صرف اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۹ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:۔

دنیا کے تمام مذاہب میں سے

اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے

کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دیئے پر مجبور ہے اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے ایسا ثابت ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں توڑ کر پھینک دے۔ تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے۔ دراصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی حصہ کاٹا گیا ہو۔ تو اس کا

فوراً پتہ لگ جاتا ہے

خربوزہ کتنی عام چیز ہے۔ ایک پیسہ کے دو دو سیر بکتے تو ہم نے بھی دیکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص خربوزہ کا کچھ حصہ کاٹ دے۔ تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لگے۔ انگور، سردا، انار غرض جس قدر پھل یا ترکاریاں ہیں۔ ان میں کسی میں ذرا بھی فرق کر دو۔ تو فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کلام میں دست اندازی کرے اور اس کا پتہ نہ چلے۔ اگر کوئی شخص دست اندازی کرنا چاہتے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلی چیز میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کرے۔ اور کسی چیز میں تبدیلی ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول اتفاقی حوادث سے دوم جو بالارادہ کی جائے اگر پہلی بات کو تو قرآن کریم کی آیات میں

اتفاقی حادثہ کے رنگ میں

کسی قسم کی تبدیلی بھی ثابت نہیں۔ اتفاقی حادثہ یہ ہو سکتا تھا کہ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی کسی لمبی عبارت کا کوئی فقرہ بھول جاتا۔ اور آپ اس کی جگہ کوئی اور فقرہ رکھ دیتے مگر یہ اعتراض نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر نے کیا اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کبھی کسی نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو

قرآن کریم کا کوئی فقرہ

بھول گیا تھا۔ بعد میں بے شک دشمنوں نے اس قسم کی خرافات آپ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر بعد کی بنائی ہوئی بات کو کون درست تسلیم کر سکتا ہے۔ ہر شخص اسے دشمنی اور عداوت پر ہی محمول کرے گا۔ باقی رہا قرآن کریم کے کسی حصہ کا بالارادہ نکال دینا سو اس کے مدعی مسلمانوں میں سے صرف شیعہ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعض حصے ارادتاً چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مگر ان کی غلطی آپ ہی ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے

کہ حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو ان خلفاء کے زمانہ میں زندگی دی اور حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت پر بٹھایا۔ اب بے شک کوئی شیعہ یہ کہے کہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھی

قرآن کریم کا وہ حصہ چھپائے رکھا

جو ان کے پاس تھا۔ مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علی جب خود بادشاہ بن گئے تھے تو انہوں نے قرآن کریم کا وہ حصہ کیوں ظاہر نہ کیا۔

غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑتا جو معقول ہو۔ اور

قرآن کریم کی حفاظت

کے متعلق شبہ پیدا کر سکے۔ پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ اس وقت موجود تھے۔ اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ شرف بھی صرف قرآن کریم کو حاصل ہے۔ کہ ایک وقت میں اس کے بیسیوں حافظ موجود تھے۔ اور پھر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ اور اس وقت لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں سوائے قرآن کریم کے دنیا کی کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جس کو حفظ کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے

ایسی اعلیٰ ترتیب

کے ساتھ اتارا ہے۔ اور اسے یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرا بیٹا ناصر احمد حافظ ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں ہی حفظ کر لیا تھا۔ اور اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ مسلمان اسلام سے بے اعتنائی کر رہے ہیں۔

لاکھوں حافظ موجود ہیں

ابتداء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم لکھنے کو عار سمجھتی تھی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی صحابہؓ کی تعلیم کا انتظام کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بہت جلد لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا کر لی۔ اور قرآن کریم بھی لکھا جانے لگا۔ چنانچہ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ ٹکڑوں میں لکھا ہوا تھا۔ ایک جلد میں لکھایا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفاظ سے اس کی نظر ثانی کرائی۔ تاکہ لکھنے والوں سے اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اصلاح کرا دی جائے۔ اس کے علاوہ

اصل کام

حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ کیا کہ کئی جلدیں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تاکہ لوگوں میں تلاوت کا جو اختلاف تھا وہ مٹ جائے۔ مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ ایک ہی مفہوم ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں جب تعلیم عام ہو جاتی ہے تو وہ

اختلاف مٹ جاتا ہے

مستشرقین یورپ نے قرأتوں کے اختلاف کو ایک ایسا رنگ دے دیا ہے کہ عام انسان اکا جواب دینے سے گھبرا جاتا ہے حالانکہ بات کچھ بھی نہیں پنجاب کے ہی مختلف علاقوں میں ایک ہی مفہوم کے ادا کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قادیان کے لوگ اگر پنجابی میں یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے پکڑ لیا ہے تو کہیں گے "پھڑ لیا" لیکن گجرات وغیرہ کے لوگ کہیں گے پھد لیا اب کیا کوئی شخص شور مچاتا ہے کہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا کہ زبانوں میں اس قدر اختلاف ہے دلی والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہماری اُردو اچھی ہے اور لکھنؤ والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ اُن کی اُردو اچھی ہے۔ دلی والے کیچڑ کہتے ہیں لیکن لکھنؤ والے اس کو کیچ کہیں گے۔ جس طرح ہمارے ہاں زبانوں میں

اختلاف ہے

اسی طرح عربوں میں بھی بعض اختلاف تھے بعض قبائل میم کی جگہ ب بولتے تھے جیسے مکّہ کو بکّہ کہہ دیتے تھے۔ جب کسی کو نزلہ و زکام ہو تو وہ میم ادا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ میری کہے گا تو اس کے منہ سے بیری نکلے گا۔ اس زمانہ میں آبادیاں بہت بہت دُور ہوتی تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو وہ خیمے میں ہی پڑا رہتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ بچے جیسا تلفظ اس سے سنتے ویسا ہی کہنا شروع کر دیتے۔ ان کو اصل زبان کا علم کیسے ہو سکتا تھا۔ جس طرح ان کے ماں باپ نے ان کے سامنے کوئی لفظ بولا۔ اسی طرح انہوں نے بولنا شروع کر دیا اور وہ اس جگہ کی زبان بن گئی۔ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے چھوٹے بچے میری کو مہلی کہتے ہیں۔ غرض زبان کے توتلے ہونے یا کسی اور نقص کی وجہ سے جو لفظ بار بار نکلے گا وہی اس علاقے کی زبان بن جائے گا جیسے پنجابی میں پھڑ لو۔ اور پھد لو بن گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب تعلیم پھیل گئی اور زبان مکمل ہو گئی۔ تو یہ اختلاف مٹ گیا۔ پس یہ

قرأت کا اختلاف

ایسا نہیں جو قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق کوئی شبہ پیدا کر سکے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اختلاف الفاظ کے اسباب پر ایک کتاب منن الرحمٰن کے طور پر لکھی جائے جس میں بتایا جائے کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ اس کی حفاظت میں شبہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجّہ ہٹا لی ہے۔ اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے

عظیم الشّان نعمت

کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعتِ احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجّہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آ جائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا۔ تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجّہ نہ کی جائے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ غرباء قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جو شخص دُنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے مواقع میسر آ سکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں مثلاً ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں، بیرسٹر ہیں۔ انجنیئر ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مُجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے۔ اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالےٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے لیکن باوجود اس کے وہ قرآنِ کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لئے قرآنِ کریم پڑھنا کیا مشکل ہے۔ یہ سب سُستی اور غفلت کی علامت ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالےٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔ دوسری دنیا تو پہلے ہی دُنیا کمانے میں منہمک ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتی۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہو گی حقیقت یہ ہے کہ دُنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ قرآنِ کریم سے دُور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے۔ جب تک قرآنِ کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دُنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دُنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دُنیا اس کے سایہ تلے آ کر امن حاصل کرے ☆

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۶۰ء)

سادہ زندگی اختیار کیجیے
تاکہ
فضلِ عمر فاؤنڈیشن
کو
تقویت پہنچے

حفاظتِ قرآن کا عظیم الشان معجزہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا وعدۂ الٰہی

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ)

کسی چیز کی حفاظت کرنے کی ضرورت متعدد وجوہ کی بنا پر محسوس کی جاتی ہے انسان اپنے مال و منال اور جان و عزت اور اہل و عیال کی حفاظت اس لئے کرتا ہے کہ وہ ان چیزوں کو عزیز رکھتا ہے۔

کسی چیز کی اس لئے بھی حفاظت کی جاتی ہے کہ اس سے ایک دو شخص نہیں ایک آدھ قبیلہ نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں لوگ مستفید ہوتے ہیں جیسے انسان اپنے وطن کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

کسی چیز کی حفاظت کی طرف اس لئے بھی توجہ پیدا ہوتی ہے کہ وہ یادگاری حیثیت رکھتی ہو۔ جیسے اسلاف کی یادگاریں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ تاریخی مقامات کی حفاظت کی جاتی ہے۔

کسی چیز کی حفاظت کی ضرورت اسلئے بھی محسوس ہوتی ہے کہ وہ منفرد حیثیت رکھتی ہو۔ جس ماں کا اکلوتا بچہ ہو وہی اسکی قدر و منزلت جان سکتی ہے۔ اپنے بچے کو ہر آن اپنے کلیجے سے لگائے رکھتی ہے۔ اسکی نگہداشت کے لئے بیسیوں طریق اختیار کرتی ہے۔

کسی چیز کی حفاظت کے موجبات عام طور پر یہی ہوا کرتے ہیں اور یہ سب کے سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔

قرآن مجید ایک یادگاری کتاب ہے اس کے نزول سے ہزاروں سال قبل انبیاء علیہم السلام اس سے متعلق پیشگوئیاں کرتے آئے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس سے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب ان سے لوں گا"

(استثناء $\frac{18}{18-19}$)

اس میں صراحت سے ایک ایسی کتاب کے نزول کی پیشگوئی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے نام سے شروع ہوتی ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جس میں ہر سورت کی ابتداء خدا تعالیٰ کے نام سے ہوتی ہو۔ قرآن مجید میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۱۴ بار آیا ہے اور اس پیشگوئی میں یہ ذکر بھی ہے کہ موعود نبی خدا کا نام لے کر اپنا الہام لوگوں کو سنائے گا۔ اس پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے سوا اور کوئی نہیں۔ مسیحی اسے حضرت مسیحؑ پر چسپاں کرتے ہیں لیکن اناجیل میں کوئی ایک فقرہ بھی نہیں جس سے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے مسیحؑ کو حکم دیا ہو کہ فلاں بات اسکے نام سے لوگوں تک پہنچائی جائے۔

اسی طرح قرآن مجید بے مثل اور یکتا و منفرد کلام ہے۔ اسنے بار بار دعویٰ کیا ہے کہ میرے جیسی ایک آدھ سورت ہی بنا کر لے آؤ لیکن چودہ سو سال سے قرآن مجید کے اس چیلنج کو توڑنے کی کسی شخص نے جرأت نہیں کی۔ قرآن شریف نے بار بار یہ دعویٰ کیا فاتو بسورۃٍ من مثلہ — فاتو بعشر سورٍ من مثلہ لیکن عاجز انسان خدا تعالیٰ کے مقابلہ کی تاب کہاں لا سکتا ہے۔

بنے خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

(درثمین اردو)

قرآن مجید کسی خاص قوم خاص قبیلہ یا خاص ملک کے لئے نازل نہیں ہوا بلکہ ہر عربی و عجمی سیاہ و سفید۔ بڑے چھوٹے مرد عورت بوڑھے بچے کے لئے اس میں سامان ہدایت مہیا کئے گئے ہیں۔ ویدوں کی تعلیم سے شودر محروم رکھے جاتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے:-

"شودر اگر وید کو سن لے تو رانگ سیسے اور لاکھ سے اسکے کان بھر دیئے جائیں وید منتروں کو اچارن کرنے پر اسکی زبان کٹوا دے اور اگر وید کو پڑھ لے تو اس کا جسم ہی کاٹ دے"۔

(گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

انجیل کی تعلیم صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص ہے حضرت مسیحؑ نے فرمایا ہے:-

"مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیویں (متی $\frac{15}{26}$)

پھر فرماتے ہیں:-

"وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ پھینکو ایسا نہ ہو کہ وے انہیں پامال کریں اور پھر کر تمہیں پھاڑیں"۔ (متی $\frac{7}{6}$)

ان حوالہ جات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذاہب قومی تھے اور یہ کتب خاص اقوام کیلئے مخصوص تھیں لیکن قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا "فیھا کتبٌ قیمۃٌ" اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام صداقتیں جو پہلی کتب میں موجود تھیں قرآن مجید میں جمع کر دی گئی ہیں اور آئندہ کوئی ایسی نئی روحانی صداقت معلوم نہیں ہو سکتی جس کا ذکر اصولی طور پر قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

اسی طرح فرمایا وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعٰلمین (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۸) نیز فرمایا وما ارسلنٰک الا کافۃً للناس (سورۃ سباء آیت ۲۹)

اسلامی شریعت قرآن مجید ہے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں اس سے بالا کوئی شریعت اور الہامی کتاب نہیں۔ یہ دائمی اور آخری شریعت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ آئندہ اس شریعت کے علاوہ کوئی دوسرا دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ اب ہر قسم کی ہدایت کا منبع و سر چشمہ صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (آل عمران آیت ۸۶)

اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ جو کتاب بے مثال و بے نظیر یکتا و منفرد، اکمل و اعلیٰ اور یادگاری حیثیت رکھنے والی ہے اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہے خدا تعالیٰ نے اسکی حفاظت کے کونسے غیر معمولی سامان بہم پہنچائے اور پہلی الہامی کتب سے کس طرح اسے ممتاز کیا اور ہر قسم کے نقائص سے کس طرح اسکو محفوظ رکھا۔

قرآنِ کریم کی حفاظت کا جلالی وعدہ

خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے یہ تحدی فرمائی ہے "لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ" (حٰم سجدہ آیت ۴۳)

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا عجیب ایمان افزا نشان ہے۔ چودہ سو سال گزر چکے ہیں ایک دو نہیں قرآن حکیم کے لاکھوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اسلام پر غربت کا عالم بھی آیا اور فرمانروائی کا بھی۔ خزاں کا موسم آیا اور بہار کا بھی لیکن قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں محفوظ چلا آ رہا ہے۔ اس عظیم الشان دعویٰ کی صداقت کا اپنے تو اپنے غیروں کو بھی برملا اقرار کرنا پڑا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ایک اور جلالی وعدہ فرمایا۔ اِنا نحن نزلنا الذکر و اِنا لہ لحافظون (سورۃ الحجر آیت ۱۰) پہلی کتب کی حفاظت تو انبیاء علیہم السلام کرتے رہے یا ان کے متبعین لیکن اس کتاب کی حفاظت ہم خود کریں گے۔ خدا تعالیٰ نے یہاں "اِنّا" "نحن" "نزلنا" "و اِنّا" "لحافظون" کے الفاظ میں بار بار جمع کے صیغے استعمال کر کے اپنی کبریائی اور علوّ شان اور جاہ و جلال کا ذکر کیا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس چیلنج کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہ کتاب ہمیشہ تحریف و تبدل سے پاک اور محفوظ رہیگی۔

امام فخر الدین رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:-

" قوم عرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے پکارتی تھی "یا ایھا الذی نزل علیہ الذکر" ان الفاظ سے یہ لوگ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے یاد کرتے تھے کہ انہوں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا "ان اللہ تعالیٰ نزل الذکر علیّ" اس پر مندرجہ آیت (انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون) نازل ہوئی۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات سے متعلق جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی توحید پر فرق نہیں پڑتا بلکہ یہاں پر بادشاہوں کا سا طریق خطاب اختیار فرمایا ہے جیسے کہ بادشاہ یوں کہتے ہیں۔ قلنا کذا (ہم نے ایسا کہا) و فعلنا کذا (اور ہم نے ایسا کیا)

(لہٗ) میں ضمیر کے بارے میں دو اقوال بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) کہ یہ ذکر کی طرف لوٹتی ہے معنے یہ ہوں گے کہ ہم اس ذکر کو تحریف۔ زیادتی اور نقص سے پاک رکھیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً o"

"اگر یہ اعتراض اٹھایا جائے کہ جب خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھر صحابہ کرامؓ کیوں اس کو جمع کرنے میں مشغول رہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام کا جمع قرآن میں مشغول ہونا بھی خدا کے حفظ قرآن کے اسباب میں سے ایک سبب ہے کیونکہ جب خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تو خود ہی صحابہ کو اس کام پر مقرر کر دیا"۔

"ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ اس آیت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے آیتِ قرآنی ہونے پر قوی دلیل دی گئی ہے اور یہ کہ بسم اللہ ہر سورت کی پہلی آیت کے طور پر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے حفظ قرآن کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور حفظ کے معنے کچھ نہیں مگر اسی صورت میں کہ اس میں کسی قسم کی زیادتی اور .... نقص واقع

نہ ہو۔ پس اگر بسم اللہ قرآن کا حصہ نہیں ہے تو قرآن تغیر سے محفوظ نہیں رہا۔ کیونکہ قرآن میں بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ فرض کر لیا جائے کہ بسم اللہ قرآن میں لکھ کر انہوں نے زیادتی کی ہے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ ممکن ہے قرآن میں کمی بھی واقع ہوگئی ہو۔ اور پھر قرآن کے بارے میں یہ قطعی دلیل نہ دی جا سکے گی کہ وہ تحریف و تنقیص و زیادتی سے پاک ہے . . . قرآن کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اسکا نظیر لانے طاقت نہیں رکھتا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ مخلوق اس میں فساد اور نقص پیدا کرنے سے عاجز ہے کیونکہ حفاظِ قرآن کے ذریعہ اسکو محفوظ کر لیا جائے گا اور اس کی درس و تدریس شروع ہو جائیگی . . . . . اور جان لو کہ ایسے حفظ کی مثال سوائے قرآن کے کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ دوسری ہر کتاب میں تصحیف و تحریف اور تغیر و تبدیل واقع ہوا ہے۔ قرآن کو نازل ہوئے چھ صدیاں گزر چکی ہیں (تفسیر رازی آٹھویں صدی کی تفسیر ہے۔ مؤلف) اسکی حفاظت کی خبر ایک غیب کی پیشگوئی تھی اور یہ بھی ایک روشن معجزہ ہے۔"

(سورۃ الحجر آیت نمبر ۱۰ جلد پنجم صفحہ ۳۲۷)

تفسیر عرائس البیان میں ابو محمد روز بہان ابو النصر البقلی الشیرازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ تحریر فرماتے ہیں:۔

"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون" ذکر صفت ہے اور صفت قائم بالذات ہوتی ہے اور یہ قرآن ہر قسم کے تغیر سے پاک ہے۔ یعنی ہم نے اسے عارفوں کے دلوں پر اور یقین کرنے والوں کے سینہ پر نازل کیا ہے۔ توحید پرستوں کے لئے قرآن ایک بھید ہے قرآن کی ہم اس طرح حفاظت کریں گے کہ موحدوں اور عارفوں نے جو قرآن حفظ کیا ہے ان کے دلوں کو قرآن کی مخالفت اور اس کے بارے میں شکوک و شبہات اور شیطان کی دھوکہ دہی سے پاک رکھیں اور برے کاموں کے بارے میں نفس کے ہیجان کو دور رکھیں گے اور اسی طرح قرآن کے اسرار اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر کھل جائیں گے اور وہ ان اسرار و صداقت کو مضبوطی سے یاد رکھیں گے اور ان کو اس میں کسی قسم کا مغالطہ نہ لگے گا۔

ابن عطاؒ نے کہا ہے کہ انا له لحافظون کے معنی ہیں ہم اسکو اولیاء اللہ کے دل پر اتار کر اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ حفاظ اسے یاد کر لیتے ہیں۔ ان کے دل درحقیقت قرآن کے خزینے ہیں۔

(تفسیر عرائس البیان صفحہ ۹۷ء ۹۸ء زیر آیت مذکورہ بالا مطبع نولکشور طبع اوّل)

"تفسیر القرآن العظیم" میں حافظ عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر القرشی الدمشقی المتوفی سنہ ۷۷۴ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہی ذات ہے جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ ہی اسکی حفاظت کرنے اور تغیر و تبدل سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے ضمیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے "واللہ یعصمك من الناس" لیکن پہلے معنی فوقیت رکھتے ہیں اور سیاق کلام سے بھی یہی مراد ہے۔"

(مطبعہ مصطفیٰ محمد بمکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر جزء ثانی صفحہ ۵۴۷)

تفسیر "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس" لأبی طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی طبعۃ الاولیٰ سنہ ۱۳۵۶ھ صفحہ ۲۰۳ پر بھی "تفسیر القرآن العظیم" والا مضمون اس آیت کی تفسیر میں درج ہے اور تفسیر فتح القدیر از علامہ شوکانی متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ میں بھی اس آیت کی تفسیر میں درج ہے اور تفسیر فتح القدیر از علامہ شوکانی متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ میں بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی مضمون مرقوم ہے۔

تفسیر "لباب التاویل فی معانی التنزیل" از امام علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی الصوفی المعروف بالخازن" میں لکھا ہے:۔

"انا نحن نزلنا الذکر: یعنی اے محمدؐ ہم نے تجھ پر قرآن نازل کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ الفاظ انا نحن نزلنا الذکر اسلئے کہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ایھا الذی نزّل علیہ الذکر کے الفاظ سے مخاطب کیا کرتے تھے اس پر خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ فی الحقیقت اسی نے اس ذکر کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔

وانا له لحافظون میں ضمیر "الذکر" کی طرف لوٹتی ہے یعنی "الذکر الذی أنزلناه علی محمد لحافظون" اور حفاظت ہر قسم کی زیادتی، کمی، تغیر و تبدل اور تحریف سے کی جائیگی۔ قرآن مجید ان تمام نقائص سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوقات میں سے کوئی شخص یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس میں کسی حرف یا کلمہ کی کمی کر سکے اور تمام کتب منزلہ کے برخلاف صرف قرآن مجید سے ہی یہ صفت منسوب ہے بعض لوگوں نے اس میں کمی و بیشی کی کوشش بھی کی لیکن خدا تعالیٰ نے خود اسکی حفاظت کی اور تا ابد اسکو پاک رکھے گا۔

ابن سائبؒ اور مقاتلؒ نے کہا ہے کہ یہاں ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے یعنی

انا لمحمد حافظون ممن اراد بسوءٍ جو شخص آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نقصان اور برائی پہنچانا چاہے گا۔ ہم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قول بھی ہے۔

واللہ یعصمك من الناس۔ اور اس قول کی صداقت کی دلیل یہ دی ہے کہ جب قرآن (منزل) اور اللہ تعالیٰ (منزِل) کا ذکر کیا تو منزل علیہ یعنی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا گیا۔

پس کنایہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیرنا بھی عمدہ ہے۔ کیونکہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے البتہ پہلا قول جس میں قرآن کی طرف ضمیر پھیری گئی ہے۔ اولیٰ اور اشہر ہے . . . . خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کے لئے علماء پیدا کر دئے۔ جو آخر تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رکھینگے اور اس کی اعجازی شان قائم و دائم رہے گی

(جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ مطبعۃ البہیۃ۔ مصر)

(باقی)

سلسلہ کا پرانا لٹریچر خلافت لائبریری میں رکھوانے کا نیک نمونہ

اظہار تشکر اور ضروری درخواست

خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے پچھلے دنوں اعلان کیا گیا تھا کہ جن احباب کے پاس سلسلہ احمدیہ کے پرانے اخبارات اور رسائل کے فائل موجود ہوں وہ ان فائلوں کو خلافت لائبریری ربوہ میں رکھوا دیں۔ جو ان کی طرف سے لائبریری کے ریکارڈ میں بطور ہدیہ درج ہو جائیں گے۔ اس طرح جب تک یہ فائل محفوظ رہیں گے اور سلسلہ احمدیہ کے مفاد کے لئے استعمال ہوتے رہیں گے۔ معطی حضرات کو ثواب ملتا رہے گا

میری اس درخواست پر چند احباب نے پیشکش فرمائی۔ چنانچہ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم مولوی سعد الدین صاحب مرحوم کھاریاں ضلع گجرات نے الفضل کے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۰ء تک کے مکمل فائل۔ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی اور مصباح کے بعض فائلوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں متفرق پرچے عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عطا فرمائے اور ان کی نیت کے مطابق ان کے لئے بہترین ثواب مرتب کرے۔

محترمہ نے باقی احباب جماعت کیلئے ایثار کا نہایت عمدہ نمونہ پیش فرمایا ہے۔ دوسرے احباب بھی جن کے پاس سلسلہ احمدیہ کے پرانے اخبارات اور رسائل (ریویو، اردو و انگریزی۔ الحکم۔ بدر۔ تشحیذ الاذہان۔ نور۔ فاروق۔ سن رائز اور الفضل) کے فائل موجود ہوں۔ وہ بھی لائبریری کو بطور صدقہ مرحمت فرمائیں۔ جہاں ان سے سلسلہ کی علمی ضرورت پوری ہوں گی۔ وہاں ان کے لئے بھی یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔

جن احباب کے حالات ان فائلوں کے صدقۃً لائبریری میں رکھوانے کی اجازت نہ دیتے ہوں۔ وہ بھی ضرور مطلع کریں۔ تا کہ ان فائلوں کا مناسب عوضانہ دینے پر غور کیا جا سکے

[redacted]

دعائے مغفرت

برادرم شریف احمد خاں صاحب برادر نسبتی مولانا نور الحق صاحب انور مبلغ امریکہ وافریقہ ۲۲؍۷؍۶۶ کی صبح کو پونے ۷ بجے میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم عرصہ دراز سے دل و جگر کے عوارض سے بیمار تھے۔ مورخہ ۱۴؍۷ کو دل کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا۔ جو افسوس کامیاب نہ ہوا اور ایک ہفتہ بعد آپ فوت ہو گئے۔ مرحوم جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مولوی فاضل تھے۔ کچھ عرصہ تک جامعہ احمدیہ اور نظارت المال میں بطور کلرک کام کرتے رہے۔ کام کو دیانتداری اور محنت سے سرانجام دیتے۔ وفات سے پہلے خود اپنے اکثر سے لکھکر بیعت کی اور ربوہ میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ مرحوم کا جنازہ لاہور سے یوم وفات کی شام کو ربوہ لایا گیا۔ جمعہ کی صبح کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب بکثرت شامل ہوئے۔ بعد ازاں قبرستان میں تدفین عمل میں آنے کے بعد دعا بھی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چار پانچ سال کا اکلوتا بیٹا عزیز مجیب احمد چھوڑا ہے۔ آپ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب
فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس بھجوائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں تو مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تا کہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں اور اپنے مکمل پتہ جات سے بھی اطلاع دیں۔

یہ امر سمجھا ہیں ہونا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہو گی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اسلئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تا کہ دوبارہ رجسٹری پہ خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میاں الف دین صاحب کریانہ فروش جہلم بعارضہ درد قلب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الکریم مولوی فاضل نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم)

۲۔ میرے چچا جان شیخ عباد الرحمٰن صاحب ۱/۱۲ بیڈن روڈ لاہور کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشارت الرحمٰن لاہور ۱/۱۲ بیڈن روڈ لاہور)

۳۔ میری خالہ سیدہ نصرت جہاں بنت حکیم سید عبد الہادی صاحب عرصہ ۸ ماہ سے بیمار ہیں۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(سیدہ امینہ ربوہ)

۴۔ عرض ہے کہ میرے بھائی جان سید عبد المالک صاحب بی۔ اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں اور میں ایف ایس سی پارٹ فسٹ کا امتحان دے چکی ہوں۔ میری والدہ محترمہ دائم المریض ہیں۔ ہم سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حنیفہ تمر بنت سعید عبد الکریم صاحب)

دعائے مغفرت

میری نواسی امتہ القیوم بشریٰ بنت بشارت الرحمٰن صاحب ۷ یوم بیمار رہ کر ۹ رجولائی رات کے ۱/۲ ۸ بجے فوت ہو گئی۔

احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں اور دعا کریں کہ والدین اور دیگر اقرباء کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ عباد الرحمٰن عابد
۱/۱۲ بیڈن روڈ۔ لاہور

ماہنامہ تحریکِ جدید
(جولائی ۱۹۶۶ء)

ماہنامہ تحریک جدید کا جولائی کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے ایک ہفتہ تک عدم وصولی کی اطلاع ملنے پر پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔

خریدار اصحاب سے گذارش ہے کہ جب تک ان کی طرف سے اطلاع نہ ملے کہ پرچہ ان کو نہیں ملا ہمیں اسباب کا قطعاً علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پرچہ دو تین دفعہ پوری طرح چیکنگ کرنے کے بعد حوالہ ڈاک کیا جاتا ہے۔ اور حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے کہ خریداروں میں سے کوئی صاحب ایسے نہ رہ جائیں جن کو پرچہ نہ گیا ہو۔

ماہنامہ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اشاعت کا پہلا سال پورا کر چکا ہے ہم اپنے جملہ قارئین کے تہ دل سے ممنون ہیں کہ انہوں نے سال بھر اس پرچے کا مطالعہ کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اب نیا سال شروع ہو چکا ہے اس لئے مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ ارسال فرما دیں۔ تا کہ پرچہ ان کے نام جاری رکھا جائے۔ چندہ کی ادائیگی آپ اپنی لوکل جماعت میں بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ ہمیں اطلاع دیں کہ چندہ ادا کر دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ اطلاع ملنے کے بعد ہی پرچہ ان کو ارسال کیا جا سکتا ہے۔ سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ صرف۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔ قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۷۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ بیگم سکوارڈرن لیڈر ایس ایم لطیف صاحب مادرک پشاور	۳۰۰۔۔۔۔
۴۸۔ سیدہ منیرہ سرور صاحبہ اہلیہ سید کمال یوسف صاحب مبلغ ڈنمارک دار الصدر شرقی ربوہ	۳۰۰۰۔۔۔
۴۹۔ محترمہ اصغری مبارکہ صاحبہ نرس والدہ لطف الرحمٰن صاحب لاہور	۳۵۰۔۔۔
۵۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب خالد کوئٹہ	۳۰۰۔۔۔
۵۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا محمد راشد صاحب "	۳۰۰۔۔۔
۵۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب "	۳۰۰۔۔۔
۵۳۔ لجنہ اماء اللہ اشانٹی ریجن غانا مغربی افریقہ	۸۰۰۔۔۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی ہیں ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ احباب جماعت مکرم خواجہ صاحب سے مکمل تعاون فرما رہے ہیں۔ آمدہ رپورٹ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف احباب اپنے نام ہی الفضل جاری کرا رہے ہیں۔ بلکہ دیگر احباب اور لائبریریوں کے نام بھی یہ پرچہ جاری کرا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء۔

اعانت الفضل کرنے والے احباب کی فہرست تو ہم آئندہ کسی اشاعت میں دیں گے۔ سردست ایسے احباب کے نام بطور شکریہ شائع کرتے ہیں جنہوں نے وقت کی قربانی کر کے ہمارے نمائندہ الفضل سے تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو مزید خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔

(۱) میجر چوہدری اسلم حیات صاحب حافظ آباد (۲) مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال حافظ آباد (۳) مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد (۴) مکرم ملک بشیر احمد صاحب طاہر گوجرانوالہ (۵) مکرم میاں محمد شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ۔ (۶) مکرم چوہدری رحمت علی صاحب سیکرٹری گوجرانوالہ (مینیجر روزنامہ الفضل)

احباب ہمیشہ اپنی پُر اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

دماغی امراض
مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس
جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور پاگل پن
کا
کامیاب علاج
دواخانہ حکیم عبد العزیز
کھوکھر منزل جانب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

تریاق اٹھرا، اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد اسلم مددگار کارکن جامعہ احمدیہ)

۲۔ میں آجکل بی کام کا امتحان کراچی یونیورسٹی سے دے رہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کی درخواست ہے نیز میری تبدیلی کراچی سے راولپنڈی ہوگئی ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ یہ تبدیلی میرے لئے اور سلسلہ کے لئے بہتر ثابت ہو۔ آمین۔

(محمد یوسف بقاپوری کراچی)

۳۔ محترم مولوی عبدالواحد خان صاحب صحابی حال کراچی پچھلے کئی ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں گذشتہ ہفتے سے بیماری بڑھ گئی ہے جس سے بہت کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(امینہ تنزیہ چغتائی)

۴۔ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب تلونڈی جھنگلاں سنگھ لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(والدہ زرتشت منیر احمد ربوہ)

۵۔ خاکسار کے بھتیجے عزیز مبارک احمد کو مختصر سے عرصہ میں دوسری مرتبہ ٹائیفائیڈ کا سخت حملہ ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(دوست محمد شریف بٹ ہاؤس۔ حافظ آباد)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ پچھلے دنوں شدید درد گردہ میں مبتلا رہیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد میں افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار سلیم احمد ایم ایس سی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ ناظم آباد کالونی سلانوالی لوپور

۷۔ خاکسار کی خالہ سلیمہ خدیجہ کراچی میں ایک لمبا عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا احمد خالد محلہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

۸۔ بندہ امسال سی۔کام (سرٹیفکیٹ آف کامرس) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

نصیر احمد اسٹوڈنٹ سی۔کام کوئٹہ

۹۔ برادر اکبر محترم سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب آف کماس ضلع لاہور ان دنوں چند پلٹ امراض میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(سردار نور احمد مرتضیٰ (کماس ضلع لاہور)

۱۰۔ برادرم عزیزم رفیق احمد صاحب نے امسال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے ان کی والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب) کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز محترمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ السمیع صاحبہ نے بھی امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالبارک قیوم واقف زندگی حال کوئٹہ)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں (مینجر)

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ

پھلوں کے خالص جوس اور پھلوں کی مشروبات بنانے کا جدید کارخانہ ہے اس کے بنے ہوئے جوس اور دیگر مشروبات بہت دلعزیز ہیں۔

اس ادارہ کو اپنے جوسز اور دیگر مشروبات کے لئے مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں کے لئے ایجنٹ صاحبان کی ضرورت ہے:۔

لائلپور۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ۔ سکھیکی

چنیوٹ۔ ربوہ۔ سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم۔ ٹرور۔ نوشہرہ

جو صاحبان اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ مارکیٹنگ مینجر شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ۔ لاہور۔ ڈاک کا پتہ ۸۳ دی مال لاہور کی طرف رجوع کریں۔ ٹیلیفون نمبر ۶۸۲۶۸

باکمال سٹاف

لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اسپیڈ قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

دنیائے طب میں حیرت انگیز کامیاب تجربہ

چار خوراکوں سے پرانی لاعلاج امراض کا مکمل علاج

دس اکسیریں

۱۔ اکسیر سر درد HEADACHE CURE
پرانی سر درد کے لئے

۲۔ اکسیر چشم EYES CURE
ککروں اور سپرنگ کٹار کے لئے

۳۔ اکسیر نکسیر ERISTAXIS CURE

۴۔ اکسیر دمہ ASTHMA CURE

۵۔ اکسیر جریان گوش OTORRHOEA CURE
کان کی پیپ کے لئے

۶۔ اکسیر بواسیر PILES CURE
خونی و بادی بواسیر کے لئے

۷۔ اکسیر ناسور FISTULA CURE

۸۔ اکسیر درد PAINS CURE
جوڑوں اور اعصاب کی ہر قسم کی دردوں کے لئے

۹۔ اکسیر سیلان LEUCORRHOEA CURE

۱۰۔ اکسیر بانجھ پن STERILITY CURE
بے اولاد عورتوں کے لئے۔

قیمت:۔ فی کورس دس روپے بذریعہ منی آرڈر بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ خرچ ڈاک مزید۔
کم طاقت کی پہلی دو خوراکیں مفت تین پیسے میں کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے۔

(مینجر)

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اس کی خریداری قبول فرمائیں قیمت سالانہ ۶/ روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ ربوہ)

بچوں کی تربیت سے متعلق زرّیں ہدایات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اہم ارشادات

۲

"ایک اور نقص بھی ہے جو بچوں کی تربیت میں مَیں نے دیکھا ہے یہ نقص اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ماں باپ غریب ہوتے ہیں۔ یا امیر۔ اِن دونوں صورتوں میں بچوں میں دو نقص پیدا ہو جاتے ہیں جو میں آگے بیان کروں گا۔ غریبوں کے اندر غربت کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اور امیروں کی اولاد میں آسودگی اور وسعتِ مال کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض امیروں کو میں نے دیکھا ہے بچوں کو اتنا جیب خرچ دیتے ہیں۔ جس سے ان کی عادات اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اور ان میں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچے کی وقتی ضرورت سے زیادہ جیب خرچ کا اس کے پاس جمع ہو جانا تمام بدصحبتوں اور بداخلاقیوں کا منبع ہے۔ کیونکہ وہ بچے جن کے اخلاق خراب ہو چکے ہوتے ہیں جب ان کے ہاتھ میں اپنا کوئی پیسہ نہیں ہوتا جس سے وہ اپنی آوارگی کی عادت کو پورا کر سکیں تو وہ پھر امیر لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان سے تعلق پیدا کر کے جہاں وہ اپنی بدعادات کو ان کے پیسوں کے ذریعہ پورا کرتے ہیں۔ وہاں ان امیر لڑکوں کے اخلاق اور عادات کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کے ہاتھ میں پیسہ بالکل دیا ہی نہ جائے کیونکہ بچوں کو ان کی ضرورت کے مطابق پیسے دینا بھی ضروری ہے تاکہ اس سے ان کے اندر خرید و فروخت کا ملکہ پیدا ہو۔ لیکن اتنا خرچ ان کو نہیں دینا چاہیئے جسے وہ اپنے پاس جمع رکھ سکیں کیونکہ ایسی حالت میں شریر اور آوارہ لڑکے ان کے پاس جمع ہو کر ان کے اخلاق کو خراب کر دیتے ہیں اور ان کو بھی آوارہ بنا دیتے ہیں۔ چونکہ غریب لڑکوں کے گرد جمع ہونے سے ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جن لڑکوں کو بری عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ امیر لڑکوں کو تاڑتے رہتے ہیں اور آوارہ گرد لڑکے اپنی بدعادات کے پورا کرنے کے لئے امیروں لڑکوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ مجھے سخت حیرت ہوئی اپنے ایک معزز دوست پر کہ وہ اپنے بچے کو پچاس روپیہ ماہوار جیب خرچ دیتے اور ابھی کہتے تھے کہ میں نے اس کا جیب خرچ آگے سے کم کر دیا ہے۔ میں اس لئے اسے اتنا جیب خرچ دیتا ہوں کہ تا قادیان میں اس کا دل لگا رہے۔ وہ ایک مخلص شخص ہیں اور ان کا لڑکا بھی گو ابھی بچہ ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں مخلص ہے۔ مگر یہ طریق بچے کے اخلاق کو سخت بگاڑنے والا ہے بچے کو اس کا جیب خرچ روزانہ اتنا دینا چاہیئے جس سے اس کی وقتی ضرورت پوری ہو جائے۔ پھر ماں باپ کو یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ جس ضرورت کے لئے اس نے پیسے لئے ہیں۔ اس پر اس نے خرچ بھی کئے ہیں یا نہیں۔ پہلے اس سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ کس ضرورت کے لئے وہ پیسے لیتا ہے۔ مثلاً خربوزے لینا چاہتا ہے یا آم خریدنا چاہتا ہے یا کچھ اور۔ پھر بات کی تحقیق کر لینی چاہیئے کہ بتائی ہوئی ضرورت کے مطابق اس نے چیز لی بھی ہے یا نہیں اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچے آوارگی سے بچ جائیں گے اور ان کے پاس آوارہ اور بدعادات کے لڑکے جمع نہ ہو سکیں گے

دوسرا نقص بچوں کے اخلاق بگاڑنے والا غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ ایسے ماں باپ بعض دفعہ خود حریص ہیں وہ کوئی چیز لاتے ہیں تو خود کھا لیتے ہیں اور بچہ کو نہیں دیتے۔ جس لئے بچہ گھر سے چوری چیز نکال کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ باہر کی بھی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح اس کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آوارہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ماں باپ کو چاہیئے کہ اگر کوئی چیز گھر میں لائیں تو پہلے بچوں کو دیں۔ پھر آپ کھائیں۔"

(الفضل ۱۸ رجون ۱۹۶۵ء)

—— (باقی) ——

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کے معائنہ اور تربیت کے لئے مراقبین (انسپکٹر) کی فوری ضرورت ہے خواہشمند دوست اپنی درخواستیں معہ تصدیق قائد مقامی ہے کر بھجوا دیں۔ امیدوار کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہو تنظیمی اہلیت رکھتا ہو اور تقریر کر سکتا ہو اور خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد سے پوری طرح واقف ہو۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی سفر خرچ اور الاؤنس وغیرہ بھی انجمن کے قواعد کے مطابق ہیں۔ درخواستیں ۲۵ رجولائی ۱۹۶۶ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ۱۹ رجولائی۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے خلاف جنگ میں ان کا ملک شمالی ویٹ نام کی حمایت کرتا رہے گا۔ چو این لائی نے یہ بھی کہا کہ اس جنگ میں شمالی ویٹ نام کو جس قسم کی امداد کی ضرورت ہوئی فراہم کی جائے گی۔ اور ضرورت پڑنے پر کسی اقدام سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ ہانگ کانگ پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ چین میں زبردست فوجی نقل و حرکت شروع ہو چکی ہے اور خاص طور پر روس اور چین کی سرحد پر متعین چینی فوجوں کو ایسے علاقوں میں تیزی سے منتقل کیا جا رہا ہے۔ جہاں سے انہیں ضرورت پڑنے پر شمالی ویٹ نام بھیجا جا سکے۔

راولپنڈی۔ ۱۹ رجولائی۔ پاکستان کے عبوری دارالحکومت کے سیاسی مبصرین نے بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے اس بیان کو بظاہر در خور اعتنا نہیں سمجھا جو انہوں نے کل روس کے دورہ سے واپسی پر نئی دہلی میں جاری کیا تھا سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ مسز اندرا گاندھی ماضی میں بھی اس قسم کے بیانات جاری کرنے کے بعد واپس لے چکی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم نے جو بیان جاری کیا ہے وہ ایک قسم کا الیکشن سٹنٹ ہے وہ بھارتی رائے دہندگان کو یہ تاثر دینا چاہتی ہیں کہ ان کا دورۂ روس بہت کامیاب رہا ہے لیکن ان کے بیان سے ہی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ پاکستان اور روس کے بڑھتے ہوئے تعلقات سے انہیں خاصی تشویش ہے۔

اسلام آباد۔ ۱۹ رجولائی۔ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ شام کے خلاف اسرائیل کی جارحیت اور اس کے علاقوں پر بمباری ایک قابل مذمت اقدام ہے۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ اسرائیلی حکومت نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور اور اس کے اصولوں کا ذرا بھی احترام نہیں کرتی۔

راولپنڈی ۱۹ رجولائی۔ صدر محمد ایوب خان اس سال نومبر میں برطانیہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔ ان کا یہ دورہ دس روز کا ہوگا۔ باور کیا جاتا ہے کہ صدر ایوب ۱۷ رنومبر کو لندن جائیں گے۔ اور ۲۷ رنومبر تک برطانیہ میں قیام کریں گے۔

ہنوئی ۱۹ رجولائی۔ گزشتہ ۱۲ گھنٹے کے اندر ویٹ نام کی صورت حال زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ ہنوئی اور ہائی فونگ پر بمباری جاری ہے سائیگون کے قریب گھمسان کا رن پڑ رہا ہے چینی وزیر اعظم نے پھر اعلان کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام کے درخواست کرتے ہی چینی فوجیں ویٹ نام میں داخل ہو جائیں گی۔ دوسری طرف امریکی وزیر خارجہ نے انتباہ کیا ہے کہ اگر مشرقی یورپ، روس، یا چین کے رضاکاروں نے ویٹ نام کی جنگ میں مداخلت کی تو اس کے انتہائی سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷)